5۔ شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار

وفات: ۱۹۱۰ء

ولادت: ۱۸۳۱ء

محمد حسین آزاد

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ابنِ عرب شاہ	دمشق کا ایک ادیب جس نے اپنی ایک کتاب میں امیر تیمور پر شدید تنقید کی تھی۔	صاحبِ مراتب	مرتبے والے، عزت والے لوگ
انبوہِ کثیر	بہت زیادہ لوگ	صفا آور دید	خوش آمدید
اصطرلاب	ایک آلہ جس سے ستاروں کا مقام اور فاصلہ معلوم کیا جاتا ہے۔	طوسی	(نظام الملک طوسی) سلجوقی سلطان الپ ارسلان کا وزیر ،نہایت زیرک اور دانا تھا۔
اقلیدس	یونان کا ایک عالم جس نے جیومیٹری کے علم میں اہم پیش رفت کی تھی۔	طوسی	طوس (ایران کا ایک شہر) سے منسوب
ایستادہ	کھڑا	ظفریابی	کامیابی
برگزیدہ	بزرگ، مقبول ،پسندیدہ	عالی وقار	بہت زیادہ عزت اور وقار والے

www.ilmkidunya.com

بقائے دوام	ہمیشہ کی زندگی، ہمیشہ باقی رہنے والے	عمامہ	چوغا
بقعہ نور	بہت زیادہ روشن مقام، وہ گھر جہاں بہت زیادہ روشنی ہو۔	غول	گرد ، مجمع، جمگھٹا
بو علی سینا	مشہور مسلمان طبیب	فردوسی	ایران کا مشہور شاعر جس کا قصیدہ "شاہنامہ" تاریخ حیثیت رکھتا ہے۔
بے تامل	فوراً، بغیر کوئی بحث کیے	فرش فروش	قالین اور دیگر آرائش کا سامان
پنا	ورق	فصاحت وبلاغت	کلام اور گفتگو کا فن، وہ نکات جن سے کلام خوبصورت اور دلکش ہو
پنڈت	ہندوؤں کا عالم	قطب نما	آلہ جس سے سمتوں کا تعین کیا جاتا ہے
پیل پیکر	ہاتھی جیسی جسامت والا، زور آور	قلہ کوہ	پہاڑ کی چوٹی

تخت طلسمات	جادو کا تخت	قیل وقال	بحث، گرما گرمی
تماشہ جمال	خوب صورتی کا تماشہ	کالی داس	سنسکرت کا عظیم شاعر اور ڈرامہ نگار جو راجا چندر گپت کے زمانے میں تھا
تمکنت	اختیار، حکومت، شان، غرور	کتابے	کتبہ کی جمع
جبّہ	لمبا کوٹ، چوغا	کہ شیر	شیر کا جبڑا
جرِ ثقیل	بھاری بوجھ اُٹھانے والا آلہ	کمپاس	پرکار، قطب نما
چغتای	مراد مغل خاندان	کیانی	ایرانی بادشاہان کے لقب "کے" سے منسوب
چیدہ چیدہ	خاص خاص	گرز	ایک ہتھیار جو اُپر سے گول ہوتا ہے اور اس میں ایک دستہ لگا

www.ilmkidunya.com

			ہوتا ہے جسے دورانِ جنگ دشمن کے سر پر مارتے ہیں
جریب	لکڑی جس پر چاندی کا خول چڑھا ہوتا ہے	**گوش**	کان
جھاڑ	ایسا فانوس جس پر ایک سے زیادہ شمعیں روشن ہو	**متاسف**	افسوس کرنے والا
حسب مدارج	حیثیت کے مطابق، رُتبے کے مطابق	**متشرع**	شریعت کی پابندی کرنے والا
حور شمائل	حور کی طرح	**محاسب**	احتساب کرنے والا
خلعت	وہ لباس جو بادشاہ کسی کو انعام کے طور پر پیش قیمت عطا کرے	**محقق**	تحقیق کرنے والا
خود	سر کی حفاظت کرنے والی ڈھال ،ہیلمٹ	**مذاق**	ذوق

www.ilmkidunya.com

دارا	ایران کا بادشاہ جس نے سکندر سے شکست کھائی تھی	منقسم	تقسیم
درفش کادیانی	ایرانی سلطنت کا جھنڈا جو چمڑے سے بناہوا تھا۔	مہاجن	سوداگر، سیٹھ، کاروباری آدمی
دیرینہ سال	بوڑھا	مہاراجہ بکرما جیت	ہندوستان کا بادشاہ، عادل اور انصاف پرور، اس کے دور میں علم و فن اور تہذیب و تمدن کو فروغ ملا
راجا بھوج	ایک ہندو راجا جو بہت اچھا شاعر ادیب اور فلاسفر تھا	ہاتف	غیب کی آواز دینے والا، فرشتہ
رفعت	بلندی	مرتّب	ترتیب دینا

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سانگ	سوانگ، بہروپ	مقافی	وہ علم جس سے الفاظ کا صحیح اور موقع کی مناسبت سے استعمال کیا جائے
سحاب	بادل	مقصود بالذات	ذات کے لیے مقصود
سکندر	یونان کا مشہور بادشاہ اور مشہور فلسفی ارسطو کا شاگرد	سیستان	مشرقی ایران کا شہر، زرتشتی مذہب کا مرکز
سنگھاسن بتیسی	کتاب کا نام۔ بتیس پریوں سے گھرا ہوا تخت	شائق	شوقین

مشق

سوال نمبر ۱۔ درج ذیل جملے کسی شاعر ادیب کے بارے میں کہے گئے ؟

(الف) کوئی سمجھا کوئی نہ سمجھا مگر سب واہ واہ اور سبحان اللہ کرتے رہ گئے۔

www.ilmkidunya.com

جواب: یہ جملہ مرزا غالبؔ کے بارے میں کہا گیا کیونکہ ان کے ابتدائی دور کی شاری خاصی مشکل تھی اور بعد میں انہوں نے آسان لکھنا شروع کیا۔

(ب) اپنی سحرِ بیانی سے پرستان کی تصویر کھینچتے تھے۔

جواب:۔ یہ جملہ مثنوی "سحر البیان" کے مصنف میر حسن کے بارے میں کہا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے قصے میں پریوں اور پرستان کے حالات بڑی فصاحت و بلاغت سے بیان کیے ہیں اور تشبیہات و استعارات کا کمال دکھایا ہے۔

(ج) اس کے قلم نے ایک جہان سے لڑائی باندھ رکھی ہے۔

جواب: یہ جملہ مولا حسین آزاد کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جنہیں شیل نگاری میں باکمال حاصل تھا۔ جن کی شاعرانہ نثر بڑی شہرت رکھتی ہے۔

(ر) لیکن چار خاکسار اور پانچواں فاصلہ تاجداران کے ساتھ تھے۔

جواب: یہ جملہ میر امن دہلوی کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ جو "قصہ چہار درویش" کے مصنف ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(د) ایک لکھنو کے بانکے پیچھے پیچھے گالیاں دیتے تھے۔

جواب: یہ جملہ میرزا سرور کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جو" فسانہ عجاب " کے مصنف تھے ۔ میرزا سرور اکثر میر امن دہلوی کے اندازِ تحریر پر بہت اعتراف کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل جملے کن بادشاہان یا مشاہیر کے بارے میں ہے؟

(الف) جس کے کپڑوں میں لہو کی بو آئے ،وہ قصاب ہے۔

جواب: یہ جملہ چنگیز خان کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جو کہ دنیا کو فتح کرنے کے ارادے سے نکل کھڑا ہوا تھا۔ اور اس نے شمالی چین، افغان سرحد کے کئی علاقے، بخارا اور ہرات پر قبضہ کر کے وہاں کے لوگوں قتلِ عام کیا۔ اس کی فوجوں نے

جنوبی روس اور شمالی ہند تک یلغار کی۔

(ب) اِس سرے سے اُس سرے تک ایک گردش کی اور چلے گئے۔

www.ilmkidunya.com

جواب: یہ جملہ شیخ سعدی کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جنہوں نے متعدد ملکوں کی سیاحت کی۔ آپ کی دو کتابیں گلستان اور بوستان بہت مشہور ہیں۔

(ن) رنگ زرد تھا اور شرم سے جھکائے تھا۔

جواب: یہ جملہ ایران کے مشہور بادشاہ ا(دارا غوم) کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جس نے سکندرِ اعظم سے شکست کھائی اور مارا گیا۔

(د) قیافہ روشن اور چہرہ فرحتِ روحانی سے شگفتہ نظر آتا۔

جواب: یہ جملہ سقراط بارے میں کہا ہے۔ جو یونانی حکیم اور فلاسفر تھا۔ سقراط افلاطون کا استاد تھا۔

(ہ) ہندوستان کے بہت سے گراں بہا زیور اور اس کے ہاتھ میں تھے۔

www.ilmkidunya.com

جواب: یہ جملہ سلطان محمود غزالی کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اس عظیم مجاہد کے گھوڑوں کیٹاپوں سے ہندوستان کے بت کدے لرزاتے تھے۔ اور بہت سے زیورات بطور مالِ غنیمت اس کے ہاتھ لگے تھے۔

سوال نمبر ۳۔ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) مصنف نے بقائے دوام کی کتنی قسمیں بتائی ہیں ؟ وضاحت کریں۔

جواب: مصنف نے بقائے دوام کی دو قسمیں بتائی ہیں۔

(ب) خوبصورت عورتیں در حقیقت کون تھیں؟

جواب: خوبصورت عورتیں در حقیقت ، نہ پریاں ہیں ، نہ پری زاد عورتیں ہیں۔کوئی ان میں غفلت ، کوئی عیاشی ہے۔ کوئی خود پسندی ، کوئی بے پروائی ہے۔ جب کوئی ہمت والا ترقی کی راہ میں سفر کرتا ہے تو یہ ضرور ملتی ہیں۔ انھی میں پھنس کر اہل ترقی اپنے مقاصد سے محروم رہ جاتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(ج) ایرانی شعرا کو دربار میں کیوں نہیں آنے دیا گیا؟

جواب: اکثر ایرانی شعراء کو دربار میں اس لیے جگہ نہیں ملتی کہ انہیں بتایا گیا کہ تم بے شک اچھے مصور ہو لیکن تم لوگوں نے بے اصل اور غیر حقیقی اشیاء کی مصوری کی ہے۔ ان میں اصلیت اور واقعیت نہیں۔ اس لیے انوری، خاقانی کے سوا باقی شعراء کو دربار سے نکال دیا گیا۔ یعنی ان کے اشعار حقیقت کی دنیا سے دور اور خیالی دنیا کے قریب تھے۔

(د) سلطنت میں میراث نہیں چلتی" سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ الفاظ چنگیز خان کے بارے میں کہے گئے تھے۔ جب بادشاہوں اور موزخوں نے یہ اعتراض کیا کہ چنگیز خان کسی شاہی خاندان سے تعلق نہیں رکھتا۔ چنگیز خان جب دربار میں داخل ہوا اس کے حسب نسب کے بارے میں پوچھا اس نے فورا اپنی تلوار نکال کر سند کے طور پر پیش کی جس پر لکھا تھا۔ "سلطنت میں میراث نہیں چلتی"

www.ilmkidunya.com

مطلب یہ کہ حکومت بازوں کے زور سے کی جاتی ہے۔ جس کے ہاتھ میں طاقت ہو اور لڑنے کی صلاحیت رکھتا ہو وہی بادشاہ ہے۔ بادشاہت میراث سے حاصل نہیں کی جاسکتی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن شاہانکو سلطنت میراث میں ملی اور ان میں حکومت چلانے کی استعداد نہ تھی تو سلطنت اُن سے چھین لی گئی ہے۔

(ہ) شیخ سعدی کیا کہتے ہوئے باہر چلے گئے؟

جواب: شیخ سعدی شیراز کے رہنے والے تھے۔ دو شعر و ادب کی مشہور تصانیف "گلستان" اور "بوستان" کے مصنف ہیں۔ وہ بھی شہرت عام اور بقائے دوام کے دربار میں آئے۔ مختلف فرقوں کے لوگوں نے ان کا والہانہ استقبال کیا۔ مختلف فرقوں سے لوگ جو باہر استقبال کر کھڑے تھے مگر ان کو دیکھ کر سب نے قدم آگے بڑھالے کیونکہ ایسا کون تھا جو شیخ سعدی اور ان کی "گلستان" اور "بوستان" کو نہ جانتا تھا اور اتنا کہہ کر اپنے لڑکوں کے لشکر میں چلے گئے "دنیا دیکھنے کے لیے ہے، برتنے کے لیے نہیں"۔

سوال نمبر4۔ روزمرہ کے مطابق خالی جگہ پر کریں۔

الف) خواب میں دیکھتا ہوں کہ گویا ہوا کھانے چلا جاتا ہوں۔

www.ilmkidunya.com

ب) خود بخود پچھلی محنتوں کے غبار دل سے نکل جاتے ہیں۔ (ن) اس نے صلاح دی کہ نقاب چہرے پر ڈالو۔

(ر) جرات کو کوئی خاطر میں لاتا تھا۔ (۵) اس کیلیے بھی تکراروں کا فل ہوتا تھا۔

سوال نمبر ۵۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) دوسری دو عالم یادگار کی بقا جس کی بدولت لوگ نام کی عمر سے جیتے ہیں اور شہرتِ دوام پاتے ہیں۔

جواب: محمد حسین آزاد کہتے ہیں کہ ایک بقا وہ ہے جس میں مرنے کے بعد روح باقی رہے گی۔ اور اسے فنا نہیں جبکہ دوری بقا وہ ہے۔ جس کی وجہ سے نامور لوگوں کے نام دنیا میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں بڑے بڑے بادشاہ ، نامور سپہ سالار، عظیم علماء و فضل ، مشہور و معروف شعراء اور ادیب ، ماہر طب سائنس دان انجینرز اور دانش ور شامل ہیں۔ جن کو ان کے کارناموں کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔

(ب) جس طرح ملک و شمشیر کے جوش کو قوم کے خون میں حرکت دی ، اگر علوم و فنون کا بھی خیال کرتا تو آج

قومی ہمدردی کی بدولت اںکی ناکامی نہ اٹھاتا۔

www.ilmkidunya.com

جواب: جب مشہور و معروف ظالم و سفاک منگول فاتح چنگیز خان دربار میں داخل ہوا تو ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اسے چنگیز! جس طرح تم نے اپنی قوم کو لڑنے بھڑنے اور ملک فتح کرنے اور لوگوں کو قتل کرنے پر اُکسایا اور جس طرح اپنی قوم کے خون میں سفاکی اور قتل و غارت گری کے جراثیم پیدا کیے اسی طرح اگر تم علوم و فنون اور مفاد عامہ کی طرف توجہ دیتے اور علوم و فنون کی ترقی میں کوشش کرتے تو آج تم ناکام نہ ہوتے اور لوگوں کی ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہوتیں۔

سوال نمبر2۔ درج ذیل الفاظ کو الفبائی ترتیب سے لکھیں اور معنی بھی واضح کریں۔

جاہ و جلال، گروہِ کثیر، اولوالعزم، قیل و قال، بلاتامل، عالی وقار۔

جواب:

الفاظ کی الفبائی ترتیب	معنی	الفاظ کی الفبائی ترتیب	معنی
اُولو العزم	بلند ارادو ںوالا / پختہ عزم	عالی وقار	بلندمرتبے والا، صاحب عزت

بِلا تامل	بے سوچے سمجھے / فوراً	قیل وقال	بحث ومباحثہ، گفتگو / گرماگرمی
جادو جلال	شان وشوکت، رُعب ودبدبہ	گروہِ کثیر	بہت بڑی جماعت، ہجوم

امدادی یا معاون فعل:

امدادی یا معاون فعل وہ ہوتا ہے جو کسی اصل فعل کے ساتھ مل کر مرکب بناتا ہے، اس کے معنی میں زور پیدا کرتا ہے اور کام کی تکمیل کو واضح کرتا ہے۔

مثلاً: اس نے سانپ کو مار ڈالا، میں نے کتاب پڑھ لی ہے۔

ان جملوں "ڈالا" اور "لی" امدادی فعل ہیں کیونکہ ان دونوں افعال نے معنی میں زیادہ وضاحت اور زور پیدا کیا ہے۔

سوال نمبر7: اس سبق میں سے پانچ ایسے جملے لکھیں میں میں امدادی افعال آتے ہیں۔

جواب: امدادی یا معاون فعل:

یہ وہ فعل ہے جو کسی جملے میں اصل فعل کے ساتھ مل کر پُر زور انداز میں بات کو مکمل کر دیتا ہے۔ امدادی فعل کے استعمال سے جملہ موثر اور واضح ہو جاتا ہے۔ جیسے: میں نے تمہاری بات سُن لی۔ وہ صبح سویرے جاگ اُٹھا۔

www.ilmkidunya.com

پہلے جملے میں "سنُنا" اصل فعل کے ہے اور "لینا" امدادی فعل ہے۔ دوسرے جملے میں "جاگنا" اصل فعل ہے جب کہ "اُٹھنا" امدادی فعل ہے۔

اس کے علاوہ آجانا، کھالینا، مارڈالنا، سوجانا وغیرہ امدادی یا معاون افعال ہیں۔

سبق کے پانچ جملے جس میں امدادی افعال کا استعمال ہوا ہے:

(1) چلتے چلتے ایک میدان وسیع النضاد میں جانکلا ہوں۔ (جانکلا)

(2) اُنہوں نے مجھے سوتے سوتے چونکا دیا۔ (چونکا دینا)

(3) اُس نے مجھے صلاح دی کہ ایک نقاب منہ پر ڈال لو۔ (ڈال لینا)

(4) اس کے قلم نے ایک جہان سے لڑائی باندھ رکھی ہے۔ (باندھ رکھنا)

(5) دور سے دیکھا بے شمار لڑکوں کا غول، فل مچاتا چلا آتا ہے۔

(چلاآنا)

<u>امدادی فعل:</u>

www.ilmkidunya.com

وہ افعال جو کسی جملے میں اصل فعل کے ساتھ مل کر پُر زور انداز میں بات کو مکمل کرتے ہیں ۔اُنہیں امدادی افعال کہا جاتا ہے۔ جیسے مار ڈالنا ،پڑھ سکنا ، لکھ چکنا ، دھوڈالنا ،وغیرہ۔

سبق میں سے پانچ جملے جن میں امدادی افعال کا استعمال آیا ہے۔

1۔ دوسری طرف نظر جاپڑی جاناپڑتا امدادی فعل ہے۔

2۔ کوئی ہمت والا ترقی کے راستے پر سفر کرتا ہے۔ سفر کرنا امدادی فعل ہے۔

3۔ "ہوا چلنے لگی "چلنے لگنا امدادی فعل ہے۔

4۔ سب سے پہلی کرسی پر بٹھادیا۔ "بٹھا دینا امدادی فعل ہے۔

5۔ ایک سیاہی کا داغ لگا دو۔ "لگا دینا امدادی ہے ۔

سوال نمبر8:۔ اپنے کسی دلچسپ خواب کا حال بیان کریں۔

دلچسپ خواب کا حال

عالمِ خواب کی کس نے سیر نہیں کی۔ یہ بھی ایک عجیب دنیا ہے، زمان و مکاں کی حدود سے دور بہت دور ۔وقت اور فاصلہ کا یہاں واسطہ نہیں ، گھنٹے لمحوں میں سال گھنٹوں میں سمٹ جاتے ہیں۔ زمین و آسمان کے قلا بے یہیں ملتے ہیں ،

www.ilmkidunya.com

ہوائی قلعے یہیں تعمیر ہوتے ہیں۔ جو خواہش دن کو پوری نہ ہوتی ہو یہاں پوری ہوتی ہے۔ ادھورا کام یہاں تمام ہوتا ہے۔ کوڑی کوڑی کے محتاج کو یہاں قدم رکھتے ہی قارون کا خزانہ مل جاتا ہے۔ بھوک سے بیتاب بکھاری شاہانہ ضیافتیں اڑاتا ہے۔ دشمن سے انتقام لینے کا موقع یہیں میسر آتا ہے۔ محبوب کی فرقت میں تڑپنے والے کو اس جگہ وصال نصیب ہوتا ہے۔ حسرت مُسرت میں اور تکلیف راحت میں بدل جاتی ہے۔ یہاں ہر مراد بر آتی ہے۔

؎ قفل در مراد سب ایک بار کھل گیے۔

لطف یہ کہ واقعات کی کڑیاں بلکل الگ تھلگ ہونے پر بھی مربوط اور مثلت نظر آتی ہیں۔ ایک واقعہ کا دوسرے سے قطعاً تعلق نہیں ہوتا مگر عقل پر ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ رتی بھر شک نہیں ہوتا۔ مہمل حادثات اور لغو معلات حقیقت کا جامہ اوڑھ لیتے ہیں۔ سچ اور جھوٹ کا امتیاز مٹ جاتا ہے، حق و باطل کی تمیز نہیں ہوتی مگر یہ سب کچھ حقیقتوں کا ایک عارضی مذاق ہوتا ہے۔

؎ جب آنکھ کھل گی تو زیاں تھا نہ سود تھا۔

ایک رات میں میٹھی نیند میں محو تھا۔ یکایک کان میں کھٹ کھٹ کی آواز پڑی۔ چونک پڑا، اٹھا، کھڑکی سے جھانکا، کیا دیکھتا ہوں، ایک دیو ہیکل انسان سیاہ لباس اوڑھے دروازے پر کھڑا ہے اس کے بال لمبے لمبے اور کالے رنگ کے ہیں، آنکھیں انگاروں کی مانند دہک رہی ہیں، دانت موتیوں کی چمک رہے ہیں۔ ایک ہاتھ میں گُرز اور دوسرے میں تلوار ہے، سہم گیا، لوٹنے لگا، مگر اس سے آنکھیں چار ہو چکی تھیں۔ بولا! "ڈرتے کیوں ہو؟ میں دیو لوک سے آیا ہوں،

تمہاری دنیا میں ظلم و جور کا دور دورہ ہے۔ بدی اور گناہ غلبہ ہے، حرام خوروں، ہر معاشوں، بلیک مارکیٹوں اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے آیا ہوں۔ تم میں اگر ذرہ بھر بھی نیکی ہے تو میری مدد کرو، اور بد کرداروں کی فہرست مرتب کرو جو تمہاری گلی میں رہتے ہیں، یا جنہیں تم جانتے ہو یہ سن کر میں دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔ کسی دشمنوں سے بدلہ لینے کا خیال آیا، کاغذ پنسل لی اور لگا لکھنے چوہدری اسحاق، ملک نواز۔۔۔ ابھی کچھ ہی نام لکھے تھے، دیو بولا " جلدی کرو باقی نام پھر سہی، نیچے آو، پالکی تیار ہے "پالکی میں بیٹھنے کی دیر تھی۔یہ جا۔ وہ جا۔ ایک ہی لمحے میں ہم

ان کے گھر پہنچ گئے۔ چوہدری اسحاق کے مکان پر دستک دی، وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر آیا، دیو نے اس کے سر پر جادو کی چھڑی رکھی اور وہ فوراً گدھے کی صورت میں منتقل ہو گیا۔ گھر والے اس کے منتظر تھے نیچے آئے تو گدھا ہنہناتا ہوا ان پر چڑھ دوڑا۔ وہ اپنے بیٹوں سے بغل گیر ہونا چاہتا تھا۔ سب ڈر کر اوپر چلے گئے۔ وہاں سے لوٹ کر پالکی میں سوار ہوئے، دو منٹ میں ہم ملک نواز کے ہاں گئے۔ ملک نواز کا دروازہ کھٹایا وہ باہر نکلا۔ جادو کی چھڑی اس کے سر پر رکھی گئی، وہ فوراً سانپ بن گیا۔ رینگتا ہوا اندر چلا گیا نیند میں محو بیٹوں سے لپٹ گیا اور انہیں چومنے لگا، زہر نے اثر کیا اور وہ موت کی نیند سو گئے۔

دیو بولا" اب میں دیو لوک کو جانا چاہتا ہوں۔ مانگو کو مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ میری والد، سیر و سیاحت کی شوقین

ہیں، اگر یہ پالکی مجھے مل جائے تو عین عنایت ہوگی۔"دیو نے پالکی میرے حوالے کی اور خود غاب ہو گیا۔ میں پالکی میں بیٹھ کر گھر واپس آگیا، والدہ محترمہ کو جگایا اور ماجرا سنایا۔ وہ بہت خوش ہویں، بولیں "تمہارے بھائی اکرم کا کی دنوں سے خط نہیں آیا۔ لگے ہاتھوں انگلینڈ جا کر اس سے مل آیں" پالکی کا بٹن دبایا اور آنکھ کی ایک ہی جھپک میں ہم لندن کی فضاوں پر اڑنے لگے۔ جس ہوٹل میں بھائی صاحب مقیم تھے اس کے صحن پر اتر پڑے۔ دربان نے پوچھا کون؟ اتنی رات گیے کیوں آیے؟" میں نے کہا اکرم بھائی سے ملنے کر آیے ہیں "اس کے کمرے کے باہر گھنٹی لگی تھی، بٹن دبایا، اکرم کی آنکھ کھل گئی، ہمیں دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ مگر حقیقت بیان کرنے پر خوشی نے پھولے نہ سمایا۔ اب پڑھنے پڑھانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ اسی پالکی سے تجارت کریں گیے۔ چندہی دنوں میں ہاتھ رنگ لیں گے۔ سب کی صلاح یہ ٹھہری کے اب سیدھے امریکہ چلیں۔ بس واشنگٹن پر پرواز کرنے لگے اترتے ہوے ایک بجلی کے کھمبے سے پالکی کی ٹکر ہو گئی۔ جھٹکا سا لگا اور میں نے چھلانگ لگا دی، زمین پر سر کے بل گرا، سخت چوٹ آئی، لگا رونے اور چلانے "ہائے ماں! اسے ابا! " اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ یہ سب دیکھ کر بے اختیار ہنسی آئی کہ وہی ہے چار پائی اور میں ہوں۔

www.ilmkidunya.com